26067- عورت ملازمہ رکھی اور بعد میں اس سے اتفاق کرلیا کہ وہ اس کی لونڈی ہوگی

سوال

کچھ برس قبل مجھے اپنے کام کاج اور آرام کے لیے چند ایک ملازموں کی ضرورت پڑی اور میرے پاس اتنی استطاعت تھی کہ میں ملازمین کی ہر ضرورت پوری کرسکوں اور شروط کے مطابق انہیں آرم وراحت پہنچا سکوں ۔
ان ملازمین میں ایک کم عمر لڑکی بھی تھی جس نے معاھدے کی شروط پر اتفاق کیا ، یہ ملازمہ میرے ضرورت تک میرے پاس رہے گی اور جب ضرورت ختم ہو تو واپس چلی جائے گی ۔
یہ لڑکی کم عمر تھی اور اپنے والدین کے ساتھ رہتی اور غیر شادی شدہ تھی تو اس نے یہ قبول کیا میں اس کا سردار ہوں اور مجھے اجازت دے دی کہ میں اسے دیکھ اور چھو سکتا ہے ، ہم نے بہت وقت اکٹھے ہی گزارا پھر میں نے اسے اس معاھدہ سے آزاد کردیا اور اس سے شادی کرلی ۔
- یہ ممکن ہے کہ دوران جنگ غلام بنا لیے جائيں ، لیکن یہ کب ہوسکتا ہے ؟
- ہم غلام کس طرح بنا سکتے ہیں اور اس کی شروط شرعیہ کیا ہیں ؟
- کیا مالک اور لونڈی کے درمیان جسمانی تعلقات قائم ہوسکتے ہیں اور اس کی حد کیا ہے ۔
- کیا مالک اور لونڈی کے درمیان کوئی عمر کی حدود ہیں ؟
- کیا یہ چوری چھپے کرنا ممکن ہے یا کہ اس کا اعلان کرنا ضروری ہے ؟
- مالک اور لونڈی کے درمیان عمر کی کم از کم حد کیا ہے ؟
- کیا لونڈیاں صرف جنگ کے وقت ہی پائی جاتی ہیں ؟
- اور کیا لونڈی کا مالک بننے کے لیے کوئی اور طریقہ بھی ہے ؟
- کیا یہ صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کئی ایک غلاموں کے مالک تھے ؟

پسندیدہ جواب

کچھ سوال تو تکرار کے ساتھ اور ایک دوسرے میں داخل ہیں اس لیے ان شاء اللہ ہم سب سوالوں کا جواب مندرجہ ذیل نقاط میں دیں گے :

پہلا :

آپ نے ملازمہ کے ساتھ ایک حرام کام کیا ہے جو کہ آپ کے لیے جائز نہ تھا ، ملازمہ لونڈی نہیں کہ وہ آپ کے چھونے اور معاشرت کے لیے جائز ہو ، اس لیے کہ ملازمہ آزاد عورت ہے وہ شادی کے بغیر آپ کے لیے جائز نہیں ، اور وہی کام آپ نے کیا تو ہے لیکن افسوس کہ آپ نے اس میں تاخیر سے کام لیا ۔

اور ملازمہ اور آپ کے درمیان جو معاھدہ تھا وہ گھر میں کام کاج کی ملازمت کا معاھدہ ہے ، یہ ایسا معاھدہ نہیں کہ وہ آپ کی معاشرت کے لیے حلال ہوجائے ، اور آپ کا یہ کہنا کہ اس نے یہ موافقت کرلی کہ آپ اس کے مالک ہیں اور آپ اسے دیکھ اور چھو سکتے ہیں اور آپ نے اسے اس معاھدہ سے آزاد کردیا ہے

آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ شرعی اعتبار سے صحیح نہیں کیونکہ آزاد عورت لونڈی نہیں بن سکتی الا یہ کہ وہ کافرہ اور ایسے ملک سے تعلق رکھتی ہو جو مسلمانوں سے جنگ کرے اور مسلمان اس پر قبضہ کرلیں اور جس کے متعلق آپ نے پوچھا ہے وہ سب کچھ فی الحال مفقود ہے ۔

دوسرا :

مسلمان اورکفار کی جنگ کے دوران غلام اور لونڈیاں بنانا ممکن ہے ، نہ کہ مسلمانوں میں آپس کے فتنہ کے وقت ۔

رسالت محمدیہ سے قبل جوغلامی کے مصادر پائے جاتے تھے انہیں اسلام نے ایک ہی مصدر میں محصور کرکے رکھ دیا ہے جوکہ لڑائی کی غلامی ہے کہ کفار قیدیوں کے مرد وعورت اور بچوں پر غلامی ہوسکتی ہے اورانہیں غلام بنایا جاسکتا ہے ۔

شیخ شنقیطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

غلام کے مالک بننے کا سبب کفر اوراللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ ہے ، لھذا جب اللہ تعالی مسلمان مجاھدین جوکہ اپنا مال وجان اوراللہ تعالی کی دی ہوئ ہرچیز اللہ تعالی کودین اور کلمہ کوکفار پر بلند کرنے کے لیے صرف کرتے ہیں اورانہیں جھاد کی قدرت دیتا ہے ۔

توکفار کوقیدی بنا کران کے غلام بنا تا ہے لیکن اگر امام المسلمین اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کی خاطر ان قیدیوں پر احسان کرتے ہوئے یا پھر فدیہ لے کرانہیں رہا کردے ۔ اھ اضواء البیان (387/3)۔

تیسرا :

مجاھدین لونڈیوں کے بھی اسی طرح مالک بنتے ہیں جس طرح کہ وہ مال غنیمت کے مالک بنتے ہیں ، مالک لونڈی اور غلام کو بیچ سکتا ہے ، اوران دونوں حالتوں (میدان جنگ اور خرید کر مالک بننے) میں مالک کے لیے جائز نہیں کہ وہ استبراء رحم سے قبل (یعنی حیض آنے سے قبل) لونڈی کے ساتھ مباشرت کرے ، اوراگر وہ حاملہ ہو تو وضع حمل کا انتظار کرے گا اس سے قبل مباشرت نہیں کرسکتا ۔

رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ حنین والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

اللہ تعالی اوریوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی کودیتا پھرے (یعنی حاملہ عورت سے مباشرت کرے) اور نہ ہی اللہ تعالی اوریوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کے لیے حلال ہے کہ وہ قیدی عورت میں سے کسی کے ساتھ استبراء رحم سے قبل مباشرت کرے ، اور نہ ہی اللہ تعالی اوریوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ مال غنیمت تقسیم ہونے سے قبل فروخت کردے ۔

سنن ابوداود حدیث نمبر (2158) شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (1890) میں اسے حسن قرار دیا ہے ،

چوتھا :

میاں بیوی کے جسدی تعلقات کی طرح مالک اور لونڈی کے درمیان تعلقات قائم کرنا جائز ہیں ، لیکن اگر اس نے لونڈی کی شادی کسی اور سے کردی تو پھر مالک اس سے تعلقات نہیں رکھ سکتا اس لیے کہ عورت ایک ہی وقت میں دو مردوں کے لیے حلال نہیں ہوسکتی ۔

پانچواں :

مرد اوراس کی لونڈی کے درمیان عمر کے بارہ میں حد فارق نہیں لیکن یہ ہے کہ لونڈی سے معاشرت اس وقت جائز ہے جب وہ اس کی طاقت رکھتی ہو۔

چھٹا :

آدمی اور لونڈی کے تعلقات اعلانیہ ہونا ضروری ہیں نہ کہ سری طور پر، اس لیے کہ اس اعلان پر کچھ احکام مرتب ہوتے ہیں مثلا : ہوسکتا ہے کہ ان دونوں کی اولاد بھی پیدا ہو، اور یہ بھی ہے کہ ان دونوں کے بارہ مشاھدہ کرنے والے لوگوں کا شک رفع ہو۔

ساتواں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کچھ غلام اور لونڈیوں کے مالک تھے جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محب زید بن حارثہ بر شراحیل رضی اللہ تعالی عنہ آپ نے اسے آزاد کردیا اور ان کی شادی ام ایمن رضی اللہ تعالی عنہ سے کردی جس سے بعد میں اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ کی پیدائش ہوئی۔

اور ان میں اسلم، ابورافع، ثوبان، ابوکبشہ سلیم، اور شقران جس کا نام صالح ہے اور رباح، نوبی، یسار، نوبی جسے عرنیوں نے قتل کردیا تھا، اور مدعم، کرکرہ، اور نوبی یہ دونوں خیبر میں قتل کردیے گئے تھے۔

ان میں انجشہ حادی، سفینہ بن فروخ جن کا نام مھران تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام سفینہ رکھا تھا، اس لیے لیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر میں سامان اٹھایا کرتا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے تو سفینہ ہے رضی اللہ تعالی عنھم۔

ابوحاتم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کردیا تھا، اور دوسروں کا کہنا ہے کہ اسے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے آزاد کیا تھا۔

ان غلاموں میں انسہ بھی ہے جس کی کنیت ابومشرح ہے، افلح، عبید، طھمان جو کیسان کے نام سے جانے جاتے ہیں، ذکوان، مھران، مروان، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ طھمان کے نام میں اختلاف کی بنا پر ہے، واللہ اعلم۔

ان میں حنین اور سندر، فضالہ یمانی، اور مابور، خصی، اور واقد، اور ابوواقد، قسام، اور ابوعسیب، اور ابوموییھبہ بھی شامل ہیں۔

اور عورتوں میں سلمی، ام رافع، اور میمونہ بنت سعد، خضرۃ، رضوی، وزینۃ، اور ام ضمیرۃ، میمونۃ بنت ابی عسیب، اور ماریۃ وریحانۃ شامل تھیں۔

دیکھیں زاد المعاد لابن قیم رحمہ اللہ تعالی (1/114-116)۔

آٹھواں :

شرعی معنی میں جس کے ساتھ غلام بنانا اور ان سے استمتاع وغیرہ کے جو احکام ذکر کیے گئے ہیں کے ساتھ اس وقت غلاموں کا وجود نادر ہے اس کا سبب بہت عرصہ سے مسلمانوں کا فریضہ جہاد کو ترک کرنا ہے جس کی وجہ سے مسلمان دشمن کے مقابلہ میں کمزوری اور ذلت واھانت کا شکار ہوچکے ہیں، حتی کہ بہت سارے ممالک میں جن کے معاشرہ کے اکثریت

مسلمانوں کی ہے وہاں بھی اقوام متحدہ کی غلامی کی ممانعت اور اسے ختم والی قرارداد 1953م نافذ ہے ۔

تو اس بنا پر آج خریدے اور بیچے جانے والے غلام کے اثبات کی کوشش کرنی ضروری ہے ، اور اسی طرح لونڈی کے غلط ترجمہ سے بھی بچنا چاہیے اس لیے کہ آج کچھ نئے مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ عورت کو صرف مال کی ادائیگی اور اس کے سے نفع لینے پر اتفاق کرنے سے ہی غلامی حاصل ہوجاتی ہے ۔

جیسا کہ آج فسق فجور کے بازاروں میں بازاری عورتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور رات گزارنے کے لیے عورت اجرت پر حاصل کی جاتی ہے اور زنا کے لیے ٹیلی فون پر ہی عورت طلب کرلی جاتی ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنے دینی معاملات میں بصیرت عطا فرمائے اور اپنی ناراضگی سے بچا کر رکھے آمین ۔

واللہ اعلم.